www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

www.Tauheed-Sunnat.com

‘‘مختارکُل’’

APPROVED

آنحضرتﷺ کے لئے خدائی صفات (علم غیب، حاضروناظر) ثابت کرنے کا صاف صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپکو خدائی اختیارات میں بھی حصہ دار ٹھہرایا جائے۔ بعضے حضرات کا عقیدہ ہی کہ اس کارخانۂ عالم کے متصرف ومختار آنحضرتﷺ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپکو تمام اختیارات عطا کردیئے ہیں۔ کلامِ پاک احادیثِ نبویﷺ اور عقائد اہلسنت میں اس عقیدے کی کوئی گنجائش نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کے کُل یا بعض اختیارات آنحضرتﷺ یا کسی اور کو دیئے ہیں ہم اس موقع پر سب سے پہلے بذاتِ خود حضرت محمدﷺ کا عقیدہ بیان کرینگے۔ حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضورﷺ کے پیچھے سوار تھا آپﷺ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا:

’’اے لڑکے! تو اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ جل شانہ تیری حفاظت کرے گا اور تو اسکو اپنے سامنے پائیگا اور جب کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ، اور جب مدد کی ضرورت ہو تو اللہ سے مدد طلب کر۔ اور یقین رکھ ساری دنیا تجھے کوئی نقصان پہنچانے پر جمع ہو جائے تو کوئی نقصان نہیں دے سکتا سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے۔ اور اگر ساری دنیا تجھے کوئی نفع پہنچانے پر جمع ہو جائے تو کوئی نفع نہیں دے سکتا سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے‘‘۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۳)

آنحضرتﷺ کی حدیث مبارکہ ہمیں کیا ہدایت ورہنمائی دے رہی ہے اور ادھر ہمارے گمراہ وبدعقیدہ قوالچی حضرات کی بکواس سنیئے جو منہ میں پان ٹھونس کر ڈھولک کی تھاپ پر مست ہو کر چند ٹکوں کی خاطر اپنے ایمان کا سودا کیئے بیٹھے ہیں۔

تم زمانے کے مختار ہو یا نبی
بے کسوں کے مددگار ہو یا نبی......(ﷺ)

بطور مثال یہ تو صرف ایک ہی قوالی کا مصرع موقع محل کی مناسبت سے نقل کیا ہے جو شاید بہت سوں نے سنا بھی نہ ہو۔ ورنہ ان گمراہ وبدعقیدہ قوالیوں نے عقائد کا جسقدر ستیاناس کیا ہے کسی اور نے نہ کیا ہوگا اور بعض تو اس سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھ کر کہتے ہیں کہ زمین پر اللہ کی مخلوق بھی داتا، دستگیر، مشکل کشا، حاجت روا، غوث الاعظم، غریب نواز، گنج بخش، قسمتوں کے بنانے اور بگاڑنے والے، جھولیاں بھر بھر کردینے والے ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وھو الذی فی السمآءِ الٰہٌ وفی الارض الٰہ وھو الحکیم العلیم.
(الزخرف: آیت ۸۴)

اور وہی اللہ ہے آسمانوں میں معبود اور (وہی) زمین میں معبود ہے اور وہ دانا اور علم والا ہے۔

پھر دوسری جگہ اور وضاحت سے فرمایا کہ جس طرح عبادت صرف اسی ایک اللہ کی ہے استعانت کے لئے بھی اسی کو پکارو۔

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

ولاتدع من دون الله مالا ينفعك ولايضرك فان فعلت فانك اذًا من الظلمين. وان يمسسك الله بضرٍ فلاكاشف له الاهو وان يردك بخير فلارآد لفضله يصيب به من يشآءُ من عباده وهو الغفور الرحيم. (یونس: آیت ۱۰۷)	اور نہ پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ جو نہ تیرا بھلا کر سکے نہ برا، پھر اگر تو ایسا کرے تو تو اس وقت ظالموں میں سے ہوگا۔ اور اگر اللہ تجھکو کوئی تکلیف پہنچا دے تو کوئی ہٹانیوالا نہیں سوائے اسکے۔ اور اگر تجھکو کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اسکے فضل کو پھیر نہیں سکتا۔ جس پر چاہے اپنا فضل کرے اپنے بندوں میں وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

''مختار کل'' سے مراد ایسی ہستی ہے جو بااختیار ہونیکے ساتھ ساتھ ہر شئے پر تصرف کا حق بھی رکھے۔ اسکے اوپر کسی کی حاکمیت کو تسلیم نہ کیا جائے جبکہ آنحضرت ﷺ کا معاملہ قطعاً ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو حکم دیتے ہیں کہ ان سے کہو اعمال صالحہ تو کجا میرا تو جینا ومرنا بھی سارے عالم کے پالنہار رب کے حکم کے تابع ہے:

قل انَّ صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ ربّ العالمین. (الانعام: آیت ۱۶۲)	اے محمد (ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

جنگ بدر کے موقع پر حضور اقدس ﷺ نے اللہ کے حکم سے ہاتھ میں خاک بھر کر کفار کی طرف پھینکی جسکے ریزے معجزاتی طور پر سبکی آنکھوں میں جا گرے جو انکی وجۂ شکست بنی اس مالک ومختار ذات نے اس واقعے پر بھی وضاحت ضروری سمجھی کہ کہیں کم فہم لوگ اس معجزے کی بناء پر آپ ﷺ کو مختار کل نہ سمجھ بیٹھیں۔

وما رمیتَ اذر میت ولکن اللہ رمیٰ......(الآیه) (الانفال: آیت ۱۷)	اور آپ (ﷺ) نے (خاک بھری مٹھی) نہیں پھینکی جسوقت آپ نے پھینکی تھی لیکن (درحقیقت) اللہ نے پھینکی۔

اللہ فرماتے ہیں کہ خدا کے علاوہ تم جن کو پکارتے ہو (جیسے ہمارے جہلاء جیئے شاہ، دم بہاول حق، دم دستگیر، یاعلی مدد، یاغوث الاعظم مدد وغیرہ کے نعرے کستے ہیں) وہ مسکین خود مختار شہنشاہ تو کیا ہوتے کھجور کی گھٹلی پر جو باریک سی جھلی ہوتی ہے اسکے بھی مالک نہیں۔

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

ذالکم اللہ ربکم لہ الملک والذین تدعون من دونہ ما یملکون من قطمیرٍؕ وان تدعوھم لایسمعوا دعاء کم......(الآیہ) (فاطر: آیت ۱۴)	یہ اللہ ہے تمہارا رب اسی کے لئے ہے بادشاہی اور جنکو تم اسکے علاوہ پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے باریک چھلکے کے بھی مالک نہیں۔اور اگر تم پکارو انکو نہ سُنیں تمہاری پکار۔

آ گے اللہ پاک اپنے وسیع علم کے بیان کے ساتھ ساتھ دنیاوی معبودانِ باطلہ کے بے بس ہونے کو بھی بیان فرمارہے ہیں:

یعلم خآئنۃ الاعین وماتخفی الصدور . واللہ یقضی بالحق . والذین یدعون من دونہ لایقضون بشیءٍ وان اللہ ھو السمیع البصیر . (المؤمن: آیت ۲۰)	وہ (اللہ) جانتا ہے نگاہوں کی چوری اور جو کچھ چھپا ہوا ہے سینوں میں اور اللہ ٹھیک فیصلہ کردیگا انصاف کے ساتھ۔اور خدا کے سوا جن لوگوں کو یہ پکارتے ہیں وہ کسی طرح بھی فیصلہ نہیں کرسکتے (کیونکہ) اللہ ہی سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

پیران پیر (سیدی ومرشدی) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ’’الفتح الربانی‘‘ کی مجلس نمبر ۱۶ میں فرماتے ہیں:
’’بیشک مخلوق عاجز اور عدم محض ہے نہ ہلاکت انکے ہاتھ میں ہے اور نہ ملک، نہ مالداری انکے قبضے میں ہے نہ فقر، نہ نقصان انکے ہاتھ میں ہے نہ نفع۔ نہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ملک انکے پاس ہے اور نہ اسکے سوا کوئی قادر۔ نہ اسکے سوا کوئی دینے والا ہے نہ روکنے والا۔ نہ کوئی زندگی دینے والا ہے اور نہ موت‘‘۔
حق تعالیٰ شانہ انبیاء کرام کے ہاتھ پر بطور معجزہ اور اولیاء اللہ کے ہاتھ پر بطور کرامت جو چیز ظاہر فرماتے ہیں وہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کا فعل ہے معجزہ یا کرامت دیکھ کر انکو خدائی میں شریک اور کائنات کا مالک ومختار سمجھ لینا حماقت کے سوا کچھ نہیں اور یہی حماقت عیسائیوں سے ہوئی جب انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات (مثلاً مردوں وغیرہ کو زندہ کرنا) سے دھوکہ کھایا اور انکی عقیدت میں اسقدر غلو اختیار کیا کہ اصل دین وشرع کی مخالفت پر اتر آئے حالانکہ اگر ان الفاظ ہی پر غور کیا جائے کہ جن سے مردہ زندہ کیا جارہا تو کوئی وجہ نہیں انسان گمراہ ہو۔قم باِذن للہ (کھڑا ہوجا اللہ کے حکم سے) بہرکیف اللہ پاک ان بیوقوفوں کی بات نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے:

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ وما من الٰہ الآ الٰہ واحدٌ.......(الآیہ) (المائدہ: آیت ۷۳)	بیشک کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ تین میں کا ایک ہے حالانکہ کوئی معبود نہیں سوائے ایک معبود کے۔

یہ بات اس علیم بذات الصدور (دلوں کے بھید جاننے والے) مالک کے علم میں تھی کہ جس طرح سابقہ انبیاء کی قوموں نے اپنے نبیوں کو پوجا پاٹ کا مسکن بنا کر حد سے زیادہ غلو اختیار کرلیا تھا ایسے ناواقف لوگ امت محمدیہ ﷺ میں بھی پیدا ہونگے لہٰذا اپنے کلامِ پاک میں تا قیامت کے لئے یہ مسئلہ واضح

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

فرما کر حجت تمام فرمادی کہ اسے پڑھو اور اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہو۔

قل لآاملک للنفسی نفعًا وّلا ضرًّا الّا ماشآء اللہ. ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر. ومامسّنی السّوٓءُ(الآیہ)	اے محمد (ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ میں مالک نہیں اپنی جان کے بھلے اور برے کا اور اگر میں جان لیتا غیب کی باتیں تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کرلیتا۔ اور مجھ کو کبھی برائی نہ پہنچتی۔(مثلاً احد وغیر میں)
(الاعراف: آیت ۱۸۸)	

پھر دوسری آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ وضاحت سے تمام اختیارات کا مرکز اپنی ذاتِ وحدہ لاشریک کو ٹھہرایا ہے سنئیے:

ان الذین تدعون من دون اللہ عبادٌ امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین......(الآیہ)	بیشک جنکو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ بندے ہیں تم جیسے انکو کیا قدرت کہ کسی کی حاجت ومراد پوری کرسکیں۔
(الاعراف: آیت ۱۹۴)	

اور سوچنے کی بات یہ ہیکہ اگر رسول پاک ﷺ کو مختار کل قرار دے دیا جائے تو آپ ﷺ پر الزام آئے گا کہ اپنے چچا کو ہدایت کیونکر نہ دی......؟ جبکہ آپ ﷺ کی دلی خواہش وسعی مسلسل کے باوجود ابوطالب ایمان نہ لا سکے تو آپ ﷺ کو شدید رنج پہنچا اللہ نے آپ کو ان الفاظ میں تسلی دی:

انک لاتھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشآءُ. وھو اعلم بالمھتدین.	بیشک آپ (ﷺ) جسے چاہیں ہدایت پر نہیں لاسکتے مگر جسکو اللہ چاہے ہدایت پر لاتا ہے۔ اور وہی خوب جانتا ہے جو راہ پر آئینگے۔
(القصص: آیت ۵۶)	

پھر دوسری جگہ مکرر فرمادیا:

لیس علیک ھدٰھم ولکن اللہ یھدی من یشآءُ......(الآیہ)	آپ (ﷺ) کا ذمہ نہیں انکو ہدایت پر لانا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت پر لاتا ہے۔
(البقرہ: آیت ۲۷۲)	

اسی بابت حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر ہدایت آپؐ کے ہاتھ میں ہوتی تو سب سے پہلے قریش والوں کا نمبر ہی آتا مجھ جیسے حبشی کو کون پوچھتا......؟اورنجانے کب پوچھتا۔

ایک مرتبہ رسول ﷺ بعض روسائے مشرکین (ابوجہل،عتبہ،ابی بن خلف وغیرہ) کو سمجھا رہے تھے کہ اتنے میں عبداللہ ابن مکتوم نابینا صحابی حاضر خدمت ہوئے،نابینا ہونے کے سبب یہ تو معلوم نہ ہوسکا کہ آپ ﷺ کسی دوسرے سے ہمکلام ہیں آپ ﷺ کو بار بار آواز دینی شروع کردی۔رسول اللہ ﷺ کو اس موقع پر عبداللہ ابن مکتومؓ کا اسطرح خطاب کرنا ناگوار گزرا اور آپ نے انکی طرف التفات نہ کیا،جس پر وحی نازل ہوئے اسمیں بھی آپ ﷺ کی ذات سے علم الغیب اور مختار کل ہونکی یکسرنفی ہے۔

وما یدریک لعلہ یزکیٰo اویذکرو فتنفعہ الذکریٰo امّا من استغنیٰ فانت لہ تصدیٰ وما علیک الا یزکیٰo (عبس: آیت ۷)	اور آپ (ﷺ) کو کیا خبر ہے شاید کہ وہ سنورتا یا سوچتا تو کام آتا اسکے سمجھانا،البتہ جو پروا نہیں کرتا سوآپ (ﷺ) اسکی فکر میں ہیں۔(حالانکہ) آپ پر کچھ الزام نہیں کہ وہ درست نہ ہو۔

ثابت ہوا کہ انبیاء کرام مختارِکُل نہیں بلکہ وہ ہرامر میں مشیتِ ایزدی کے تابع ہوا کرتے ہیں۔ذراسنیئے اللہ پاک نوح علیہ السلام کی زبانی اصلاح عقائد کی دعوت دے رہا ہے اس سے زیادہ وضاحت اور کیا ہوگی......؟

ولآ اقول لکم عندی خزآئنُ اللہ......(الآیہ) (ھود: آیت ۳۱)	اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔

پھر فرمایا کہ اے لوگو جو کچھ مانگنا ہے مجھ سے مانگو میں عطا کرنے والا ہوں۔

یسئلہ من فی السمٰوٰت والارض......(الآیہ) (الرحمٰن: آیت ۳۰)	اسی سے (اپنی اپنی حاجتیں) سب آسمان اور زمین والے مانگتے ہیں۔

ویسے کس قدر مضحکہ خیر بات ہیکہ انبیاء واولیاء اللہ تو تمام عمر اللہ سے مانگتے رہے اور لوگوں کا تعلق بھی اللہ سے جوڑا۔اب انکی وفات کے بعد ہم نے انہی کو اپنا ''قبلہ'' بنالیا۔اس جہل کی کوئی انتہا ہے......؟ جبکہ اللہ بار بار اعلان فرمارہا ہیکہ میں ہی قادر مطلق،مختارکُل،زمانے کا پالنہار،امرِکُن سے آسمان وزمین کا نظام چلاتا ہوں سو میری طرف متوجہ ہوجاؤ۔

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

قل ارئیتم ان اصبح مآءُ کم غورًا فمن یاتیکم بمآءٍ معین.

(الملک: آیت ۳۰)

آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ اچھا یہ بتلاؤ تمہارا پانی (جو کنوؤں اور چشموں میں ہے) نیچے کو اتر کر غائب ہو جائے سو وہ کون ہے جو تمہارے کنوؤں کے سُوت جاری کردے۔

آگے اللہ بلاشرکت غیرے اپنی حاکمیت وملوکانہ شان کو بیان فرماتا ہے۔

قل ارئیتم ان جعل اللہ علیکم الیل سرحدًا الی یوم القیامۃ من الٰہٌ غیر اللہ یاتیکم بضیآءٍ افلا تسمعون.

(القصص: آیت ۷۱)

آپ (ﷺ) ان لوگوں سے) کہیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت رات ہی رہنے دے تو اللہ کے سوا وہ کونسا معبود ہے جو تمہارے لیے روشنی کو لے آئے۔ تو کیا تم (واضح دلائل توحید) سنتے نہیں۔

قل ارئیتم ان جعل اللہ علیکم النھار سرمدًا الی یوم القیامۃ من الٰہ غیر اللہ یأتیکم بلیلٍ لتسکنون فیہ افلا تبصرون.

(القصص: آیت ۷۲)

آپ (ﷺ) کہیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت دن ہی رہنے دے تو اللہ کے سوا وہ کونسا معبود ہے جو تمہارے لیے رات کو لے آئے جسمیں تم آرام پاؤ۔ کیا تم (مشاہدہ قدرت) دیکھتے نہیں۔

اسکے بعد اللہ پاک نے مشرکین مکّہ، منکرین معاد اور مخالفین حق کا عقیدہ نقل کرکے تا قیامت ہم پر حجت تام فرمادی کہ جب ضرورت پڑے اپنے عقیدے سے انکے عقیدے کا موازنہ کرلینا۔ ہر چند کہ الحمدللہ ہم تو مسلمان ہیں باشعور معاشرے میں آنکھ کھولی ہے لیکن نجانے دوسو سال تک ہندوؤں کے ساتھ میل جول نے ہمارے ذہنوں پر کیا اثر ڈالا ہے کہ حق وباطل کو پرکھنے کی صلاحیت بھی مفقود ہوگئی ہے اور ہم بھی بھیڑ چال کی جہالت میں تقلید محض کے غلام ہوکر رہ گئے ہیں۔ بلکہ یوں کہیں تو بیجا نہ ہوگا کہ ہندو معاشرے سے شدید اختلاط کی بناء پر انکے رسوم اور رواج کے جراثیم ہمارے معاشرے میں بھی سرائیت کر گئے ہیں۔ جب انہیں قرآن وحدیث کی طرف بلایا جاتا ہے تو حیرت سے کہتے ہیں مولانا تم تو نئی بات لائے ہو کیا ہمارے بڑے بیوقوف تھے جو انکی سمجھ میں یہ نکتہ نہ آیا......؟

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

www.Tauheed-Sunnat.com

واذا قیل لھم اتبعوا مآانزل اللہ قالوا بل نتبع مآالفینا علیه اٰبآء نـا. اولو کان اٰبآءُ هم لایعقلون شیئًا ولایهتدون.

(البقرہ: آیت ۱۷۰)

اور جب ان سے کہا جاتا ہیکہ جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اسکی تابعداری کرو تو کہتے ہیں ہرگز نہیں ہم تو اسکی تابعداری کرینگے جس پر اپنے باپ، دادوں کو پایا تھا۔ بھلا اگرچہ انکے باپ دادے ذرا عقل نہ رکھتے ہوں اور نہ جانتے ہوں سیدھی راہ۔

ہاں تو بات ہو رہی تھی مشرکین کے عقیدے کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ سے فرمایا:

ولـئـن ســالتهـم مـن خـلـق السـمٰـوات والارض لیـقـولـن اللہ......(الآیه)

(لقمان: آیت ۲۵)

اور اگر آپ (ﷺ) ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور یہی جواب دینگے کہ اللہ نے۔

اللہ پاک فرماتا ہے کہ پکارنا اسی کو چاہیے جو ہر قسم کے نفع وضرر کا مالک ہے ایک عاجز کو پکارنے سے کیا حاصل......؟

لـه دعـوة الـحق والـذیـن یدعون من دونه لایستجیبون لهـم بشـیءٍ الا کباسط کفیه الیٰ الـمـآء لیبـلـغ فاہ وماهو ببالغه. ومادُعآءُ الکافرین الا فی ضلٰلٍ.

(الرعد: آیت ۱۴)

اسی (اللہ) کا پکارنا سچ ہے اور جن لوگوں کو پکارتے ہیں اسکے سوا وہ انکے کچھ بھی کام نہیں آتے مگر جیسے کسی نے پھیلائے دونوں ہاتھ پانی کی طرف کہ آپہنچے اسکے منہ تک اور وہ کبھی نہ پہنچے گا اس تک اور کافروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی ہے۔

انسانی ہلاکت کا سب سے بڑا محرّک عنصر یہ ہیکہ وہ کج روش ہوتے ہوئے بھی خود کو قوم کا مصلح سمجھے ایسے شخص کو ہدایت نہیں ملا کرتی کیونکہ اسکو سیدھے راستے کی جستجو ہی نہیں کہ اپنے زعم فاسد میں وہ خود ہدایت یافتہ ہے۔ (پھر توبہ کی توفیق کیونکر نصیب ہو......؟) قریب قریب یہی حال ان لوگوں کا ہے ایک گناہ تو یہ کہ ناحق اللہ کے سفارشی بناتے ہیں پھر اس پر ڈھٹائی یہ کہ ''اللہ ہماری سُنتا نہیں اور انکی ٹالتا نہیں''

سبحان اللہ کیا کہنے ہیں۔ ایک تو کریلا پھر نیم چڑھا۔ بعینہ یہی عقیدہ مشرکین مکّہ کا تھا جو اللہ نے نقل کرکے ہمیں غور وفکر کی دعوت دی ہے۔

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

والذین اتخذوا من دونه اولیآء مانعبدھم الا لیقربونآ الیٰ اللہ زلفیٰ......(الآیه) (الزمر: آیت ۳)	جنہوں نے بنا رکھے ہیں اللہ کے علاوہ حمایتی کہ ہم تو انکو اس واسطے پوجتے ہیں کہ یہ ہمکو اللہ کے قریبی درجے میں پہنچا دیں گے۔

کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ اسقدر واضح آیات کریمہ کے ہوتے ہوئے بھی ہمارے مسلمان بھائیوں کی غیرت کیونکر گوارا کرلیتی ہیکہ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کے در پر سجدہ ریزی کی جائے۔ اللہ فرماتا ہے:

وللہ الاسمآءُ الحسنیٰ فادعوہ بھا......(الآیه) (الاعراف: آیت ۱۸۰)	اور اللہ کے لئے ہیں سب اچھے نام۔ سو پکارو وہی نام کہہ کر۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے ساتھ جیسا عقیدہ رکھتا ہے میں بھی اسکے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا مانگتا ہے میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں۔ (مسند احمد) پھر فرمایا:

واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداعِ اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون. (البقرہ: آیت ۱۸۶)	جب میرے بندے آپ (ﷺ) سے میرے بارے میں سوال کریں تو کہہ دیجئے کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ ہر پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ مجھے پکارے میں قبول کرتا ہوں پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی انکی بھلائی کا باعث ہے۔

ذرا عقل سے سوچیں کہ ایک ایسا دربار جسمیں ہر شخص ہر آن، ہر لمحے اپنی درخواست پیش کرسکتا ہو۔ جہاں ہر درخواست پر فوری کارروائی ہو۔ جو ہر ضرورت کو پورا کرنے اور ہر شخص کی ساری مرادیں برلانے کی پوری پوری قدرت رکھتا ہو۔ پھر رحیم وشفیق بھی ایسا کہ خود مانگنے والوں کا منتظر ہو۔ مانگو تو خوش نہ مانگنے والوں سے ناراض ہوئے۔ ایسی بارگاہ کو چھوڑ کر در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرنا عقل ودانش کی بات ہے یا حماقت وجہالت کی......؟

یہ طے شدہ بات ہیکہ اولیاء اللہ کسی غیر موجود کو وجود عطا کرنے اور کسی موجود کو معدوم کردینے پر قادر نہیں۔ پس وجود دینے نہ دینے رزق یا اولاد دینے اور مصیبت وبیماری ہٹانے وغیرہ کی نسبت انکی طرف کرنا صریح کفر ہے کیونکہ یہ تصور سرے سے غلط ہیکہ مخلوق اپنے خالقِ حقیقی کے سامنے عرضیاں پیش کرنے کی بجائے اسکے کسی نائب یا وزیر کے آگے پیش کرے جو اسے لیجا کر اللہ کے آگے پیش کرے۔ اللہ نے فرمایا:

ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لایستجیب له الیٰ یوم القیامة وھم عن دعآئھم غافلون. (الاحقاف: آیت ۵)	اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ایسے معبود کو پکارے جو قیامت تک بھی اسکا جواب نہ دے اور انکو تو انکے پکارنے کی خبر بھی نہ ہو۔

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

www.Tauheed-Sunnat.com

اللہ کے کسی غیر سے دعائیں کرنا اس لئے بھی ممنوع وشنیع ہیکہ دعا اعلیٰ ترین عبادت ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف (ص ۱۹۴) میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل ہے:

الدعا هو العبادة ثمر قراء "وقال ربكم الدعوني استجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخراين." (المومن: آیت ۶۰)	دعا ہی اصل عبادت ہے۔ یہ ارشاد فرما کر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی، "اور تمہارے رب نے فرمایا کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں سنوں گا۔ بیشک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے"۔

اسی بناء پر قاضی ثناء اللہ حنفی پانی پتیؒ نے فرمایا کہ جہلاء جو یہ کہتے ہیں کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ شیئاً للہ جائز نہیں بلکہ صریح شرک وکفر ہے کیونکہ اللہ پاک فرماتا ہے:

نحن اقربُ اليه من حبل الوريد. (سورۃ ق: آیت ۱۶)	اور ہم اس (انسان) سے نزدیک ہیں دھڑکتی رگ سے زیادہ قریب۔

بہرحال یہاں تک تو اتنا ثابت ہوا کہ جو بزرگ فوت ہوچکے ہیں انکی خدمت میں عرض کرنا کہ وہ ہمارے لیے دعا کریں ایک مشتبہ سی بات ہے کیونکہ جب ہمارے لیے حق تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کا راستہ کھلا ہے اور اس کریم ذات نے ہماری دعاؤں اور التجاؤں کو قبول کرنیکا قطعی وعدہ بھی کیا ہوا ہے تو ایسے واضح اور صاف راستے کو چھوڑ کر خواہ مخواہ کجی تلاش کرنا، (جسکے جواز وعدم جواز میں بھی کلام ہو) کسی طور پر بھی مستحسن نہیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

"مُردوں سے مدد طلب کرنا خواہ انکی قبروں پر جاکر کیجائے یا غائبانہ بلاشبہ بدعت ہے صحابہؓ وتابعینؒ کے زمانے میں یہ معمول نہ تھا" (فتاویٰ عزیزی ص ۸۹)

اب ذرا معاشرہ انسانی پر ایک طائرانہ نظر ڈالیئے:

بعض لوگ دنیا میں بتوں کے پجاری ہیں، بعض آگ وپانی کے، بعض اولیاء، انبیاء یا فرشتوں وغیرہ کے، اللہ پاک سب کی بہ یک جنبش قلم نفی فرمارہے ہیں معلوم ہوا کہ اگر کوئی ایک بھی ان میں سے مستقل قدرت واختیار رکھتا تو اللہ سبکی نفی ایک ساتھ نہ فرماتا ملاحظہ فرمایئے:

مثل الذين اتخذوا من دون الله اولياَء كمثل العنكبوت اتخذت بيتًا وان اوهن البيوتِ بيتُ العنكبوت لوكانوا يعلمون. ان الله يعلم ما يدعون من دونه من شيءٍ...... (الآيه) (العنکبوت: آیت ۴۲)	مثال ان لوگوں کی جنہوں نے بنائے اللہ کے علاوہ اور حمایتی جیسے مکڑی۔ بنالیا اس نے ایک گھر اور تمام گھروں میں بیکار مکڑی ہی کا گھر ہے اگر انکو سمجھ ہوتی۔ اللہ جانتا ہے جس جس کو وہ پکارتے ہیں اسکے علاوہ کوئی چیز (تو) ہو۔

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

قرآن کریم کی دعوت کا سب سے اہم ترین موضوع، اور انبیاء کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد حق تعالیٰ کی توحیدِ ذات، توحید صفات اور توحید افعال ہے۔ یہی وجہ ہیکہ کلام پاک نے حق تعالیٰ شانہ کی الوہیت کے جو دلائل بار بار مختلف پیرایوں میں بیان فرمائے ہیں ان میں سب سے واضح دلیل یہی ہیکہ بتاؤ......! کائنات میں متصرف کون ہے......؟ رزق کون دیتا ہے......؟ موت وحیات اور صحت ومرض کس کے قبضے میں ہیں......؟ نفع ونقصان کا مالک کون ہے......؟ وغیرہ ذالک ظاہر ہے ان چیزوں کو اگر دوسروں کے لئے ثابت کیا جائے تو قرآن پاک کا تقریباً ایک تہائی حصہ باطل ہو کر رہ جاتا ہے۔ فرمایا:

الله الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم هل من شرکآئکم من یفعل من ذالکم من شیءٍ سبحٰنه وتعالیٰ عمایشرکون.
(الروم: آیت ۴۰)

اللہ وہی ہے جس نے تمکو بنایا پھر روزی دی پھر تمکو مارتا ہے پھر تمکو اٹھائیگا۔ (کیا) کوئی ہے تمہارے شریکوں میں سے جو ان سب کاموں میں سے ایک (بھی) کر سکے۔ پاک ہے وہ اور بلند تر ہے اس سے جو یہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

پھر دوسری جگہ فرمایا کہ رزق بھی اسی رزاق سے طلب کرو عبادت بھی خالصتاً اسی کی کرو اور قولی وفعلی ہر طرح سے شکر بھی اسی کا بجالاؤ کیونکہ تمہیں ایک نہ ایک دن اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ان الذین تعبدون من دون الله لایملکون لکم رزقًا فابتغوا عندالله الرزق واعبدوه واشکروا له الیه ترجعون.
(العنکبوت: آیت ۱۷)

بیشک جنکو تم پوجتے ہو اللہ کے سوائے وہ مالک نہیں تمہاری روزی کے سو تم ڈھونڈو اللہ کے یہاں روزی۔ اور اسی کی بندگی کرو اور اسکا حق مانو اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اگلی آیتیں دیکھئے کس شان سے اللہ پاک اپنی حاکمیت اعلیٰ اور قادر مطلق ذات، مختارِ کُل ہونے اور لاثانی ولافانی شہنشاہیت کو بیان فرماتا ہے:

قل ان الامر کله لله......الآیه)
(آل عمران: آیت ۱۵۴)

آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ کام تو سب کا سب اللہ کے اختیار میں ہے۔

والیه یرجع الامر کله فاعبده وتوکل علیه......(الآیه)
(ہود: آیت ۱۲۳)

اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے سو اسی کی بندگی کر اور اسی پر بھروسہ رکھ۔

قل کل من عندالله......(الآیه)
(النسآء: آیت ۷۸)

آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

الا لہُ الحکم وھو اسرعُ الحاسبین ۝	خوب سن لو حکم اسی (اللہ) کا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔
(الانعام: آیت ۶۲)	

اسکے بعد اللہ پاک اپنے بے مثال کمال علمی کو بھی ثابت کرتے ہیں اور کمال قدرت بھی اور یہ بھی کہ مُحیط اور قدرت مطلقہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جو کسی اور کو حاصل نہیں۔

وان من شيءٍ الا عندنا خزآئنہ‘ و ما ننزلہٓ الا بقدر معلوم ۝	ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں مگر ہم ہر چیز کو ایک خاص اندازے سے نازل کرتے ہیں۔
(الحجر: آیت ۲۱)	

اب ہم دو عقلیں دلیلیں پیش کرینگے کہ اللہ کے نائب یا وزیر تلاش کرنا کیوں منع ہے۔

؎ شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

(۱) خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالی کو دنیا کے شاہی درباروں پر قیاس نہ کیا جائے۔

وجہ یہ ہیکہ:

بادشاہ و رعایا کے درمیان واسطوں کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہیکہ وہ رعایا کی داد و فریاد خود نہیں سن سکتے اگر پانچ آدمی بہ یک وقت صرف ایک ہی زبان میں اپنی اپنی فریاد پیش کریں تو دماغ خراب ہو کر رہ جائے اور نہ ہر شخص براہِ راست اپنی آواز ان تک پہنچا سکتا ہے اسکے برعکس حق تعالیٰ کی شان یہ ہیکہ دنیا کے سارے انسانوں، فرشتوں جنات، حیوانات میں سے ہر ایک کی آواز گویا اس طرح سنتے ہیں کہ باقی ساری کائنات خاموش ہے اور صرف وہی ایک گفتگو کر رہا ہے چنانچہ حدیث پاک میں وارد ہیکہ سیاہ رات میں، سیاہ پہاڑ پر بھوری چیونٹی چلی جارہی ہو اللہ اسکے چلنے کی آواز بھی سنتے ہیں اور اسکے دل کی دھڑکن کو بھی جانتے ہیں۔

(۲) اور نہ ایسا معاملہ ہیکہ اللہ نے کائنات میں تصرف کے کچھ اختیارات نبیوں، ولیوں، اماموں اور شہداء وغیرہ کو عطا ردیئے ہوں اب وہ ان میں خودمختار ہیں جو چاہیں کریں جسکو چاہیں عطا کریں جس سے چاہیں روک لیں۔

وجہ یہ ہیکہ:

دنیا کے سربراہان مملکت کا اپنے ماتحتوں کو اختیارات دینا انکا عجز وقصور ہے اسکے بغیر نظام مملکت نہیں چل سکتا۔ یہ ہر چھوٹے بڑے کام کو بذات خود کرنے سے قاصر ہیں لہٰذا قدم قدم پر معاونین و مشیران کے محتاج رہتے ہیں۔ اسکے برعکس اللہ تعالیٰ عجز و احتیاجی سے بالکل پاک ہیں اللہ پاک کو کائنات کے ایک ایک ذرے کا علم بھی ہے اور اسپر قدرت بھی کائنات کی کوئی چھوٹی بڑی چیز نہ اسکے حکم قضاء وقدر سے باہر ہے نہ اسکے حکم سے آزاد ہے۔ حق تعالیٰ کا علم، ارادہ، مشیت، قدرت وتکوین زمین وآسمان کی ایک ایک چیز پر حاوی اور ایک ایک ذرے پر محیط ہے درخت کا ایک پتہ بھی اسکے علم وارادے اور حکم کے بغیر نہیں ہل سکتا۔

لیکن افسوس آج جب ہم اپنے اطراف میں نظر دوڑاتے ہیں تو روح کانپ سی جاتی ہیکہ یا خدا......! لوگ کسقدر آگے جا نکلے ہیں کہ خواہشات نفسانیہ کے مغلوبے کو دین کا نام دے رکھا ہے انبیاء کرامؑ کے بارے میں غلط عقائد رکھنا تو درکنار اولیاء اللہ کی قبروں پر ناواقف عوام جس طرح کے اعمال بجالاتے

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

www.Tauheed-Sunnat.com

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

ہیں وہ نا قابل بیان ہیں۔قبروں پر غلاف، چراغ ان پر سجدہ،طواف، انکو چومنا،ان پر پیشانی و آنکھیں ملنا بمثل حجرِ اسود کے۔ جھک کر منتیں مانگنا اور چڑھاوے چڑھانا حالانکہ اہل سنت والجماعۃ اورائمہ احناف کی تمام مشہور کتابوں (عالمگیری،قاضی خاں،سراجیہ،درمختار کبیری وغیرہ) میں ان تمام امور کو خلافِ سنت وناجائز لکھا ہے۔

دوسرے یہ کہ اپنے اردگرد پھرتے پیروں،فقیروں،ملنگوں (اگر چہ وہ ننگ دھڑنگ پھرتے ہوں نہ کھانے کا ہوش نہ کپڑوں کا،حرام وحلال اور پاکی وناپاکی کی تمیز تک نہیں نماز تو دور کی بات ہے ہمارے معیار کو پرکھیں کہ ایسا شخص ہمارے نزدیک بڑا''عارف باللہ'' ٹھہرتا ہے۔)اور انکے ساتھ ایسی محبت و نیازمندی ہیکہ کیا کہنے۔

ومن الناس من یتخذُ من دون اللہ انداداً یحبونھم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشدُّ حبّاً للہ......(الآیہ)

(البقرۃ:آیت ۱۶۵)

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی خدا سے (رکھنے کا حق ہے) ایمان والے (تو) اللہ کی محبت میں سخت تر ہوتے ہیں۔

اور پھر آجکل تو اس مرض نے فیشن کی شکل اختیار کر لی ہیکہ قبریں پختہ کر کے ان پر شاندار روضہ تعمیر کیا جائے گویا کہ جہلاء کا معیار ولایت یہی ہے۔ ایسے بہت سے واقعات رونما ہوئے ہیں کہ کسی''تاجر قبر'' نے جھوٹے خواب یا الہام کا حوالہ دیکر کسی جگہ جعلی قبر بناڈالی اور لوگوں نے اسکی پرستش شروع کردی (چمن شاہ،کھوتے شاہ،بھلّے شاہ وغیرہ اسکی واضح مثالیں ہیں) ساتھ ساتھ لینڈ مافیا سے لیکر ڈرگ مافیا تک کی چاندی شروع ہوگئی۔ پھر ان جگہوں پر مردوزن کے آزادانہ اختلاط سے معاشرے میں جو غلاظتیں پھیل رہی ہیں اسکے لئے الگ سے ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ان پر مجاور بنکر بیٹھنا عین فرمانبرداری وسعادت مندی سمجھا جاتا ہے۔حضرت علیؓ نے فرمایا:

''آنحضرت ﷺ نے مجھے اس مہم پر روانہ فرمایا کہ جس تصویر یا مورتی کو دیکھوں اسکو مٹا ڈالوں اور جس قبر کو اونچا دیکھوں اسکو برابر کردوں''۔(مشکوٰۃ شریف:ص ۱۴۸)

امام محمدؒ (جو ابوحنیفہؒ کے شاگرد و فقہ حنفی کے مدون ہیں) فرماتے ہیں:

''اور ہم اسکو صحیح نہیں سمجھتے کہ جو مٹی قبر سے نکلے اس سے زیادہ ڈالی جائے اور ہم قبریں پختہ بنانے اور انکی لپائی کو مکروہ جانتے ہیں آنحضرت ﷺ نے قبریں مربع بنانے اور انہیں پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔یہی ابوحنیفہؒ کا ارشاد ہے اسی پر ہم کاربند ہیں''......(کتاب الآثار ص ۹۶)

مشرکین مکّہ نے بیت اللہ کے اردگرد جو تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے انکے زعم فاسد میں ہر ایک کی مختلف ڈیوٹی ہوا کرتی تھی مثلاً فلاں بت بارش کے لئے ہے،فلاں روزی دیگا،فلاں خوف دور کریگا اور فلاں اولاد دیگا۔جسکو جو ضرورت پیش آتی وہ اسی کا چڑھاوا کرتے ہوئے اسکے سامنے منت وعاجزی سے درخواست پیش کرتا تھا۔اور بڑے فخر سے کہتے کہ اجی بڑا خدا تو موجود ہے ہی مگر انہیں بھی خوش رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ سفارش کر کے خدا سے ہمارے بگڑے کام بنوائیں گے۔

www.Tauheed-Sunnat.com - Audio Video Bayan & Taqreers - Hamd o Naat - Islamic Books - Quran o Hadith

ویعبدون من دون اللہ مالایضرھم ولاینفعھم ویقولون ھٰؤلآء شفعآءُ ناعنداللہ قل اتنبؤن اللہ بمالا یعلم فی السموٰت والافی الارض سبحانہ وتعالیٰ عمایشرکون. (یونس: آیت ۱۸)	اور اللہ کے سوا اس چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انکو نقصان پہنچا سکے اور نہ نفع۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے نزدیک آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو (ایسی چیز) بتلاتے ہو جو اسکو معلوم نہیں آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک اور برتر ہے اس سے جسکو تم شریک بناتے ہو۔

اللہ پاک اہلِ مکّہ کو بطور خاص اور تمام جہان والوں کو بطریق عموم خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ قومِ عاد، ثمود و لوط وغیرہ کی بستیوں پر سے تمہارا گزر ہوتا رہتا ہے۔ یہ لوگ بتوں کی پوجا اس لیے کرتے تھے کہ یہ ہمکو آڑے وقت میں کام آئینگے اور رب کے نزدیک بڑے درجات دلائیں گے۔ پھر جب ہماری گرفت آئی تو کیونکر مدد کو نہ پہنچے......؟